بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماں کے پیٹ میں کیا ھے؟

از: رئیس التحریر مفتی فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

الحمد اللہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی
رسولہ الکریم الامین وعلی آلہ و صحابہ الطاھرین

اما بعد: حضور سرور عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں یا اولیاء کرام انکا علم عطیہ ایزدی انہیں قربِ الٰہی نصیب ہوتا ہے تو صفاتِ الٰہیہ کے مظاہر بن جاتے ہیں اہلسنت کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ ان حضرات کو دَین الٰہی ہے۔ایسا عقیدہ نہ شرک ہے نہ بدعت لیکن قوم کو انبیاء علیہم السلام بالخصوص اپنے نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اولیائے کرام رحمہم اللہ کا ہر کمال شرک و بدعت نظر آئے اس کا علاج کون کرے؟ حالانکہ یہ حضرات ان کے علاوہ اور دوسری بہت سی چیزوں کے ایسے کمالات کے نہ صرف قائل ہیں بلکہ عامل بھی ہیں مثلاً الٹرا ساؤنڈ (Altra Sound) ایک سائنسی

ایجاد ہے بالخصوص پڑھے لکھے لوگوں کو یقین ہوتا ہے کہ حاملہ کے پیٹ میں بچہ ہے یا بچی یہی اعتراض امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر ہوا کہ تم لوگ مسلمان تو کہتے ہو کہ پیٹ کے اندر بچہ یا بچی کا علم تو خاصۂ خدا ہے حالانکہ سائنس کے اس آلہ (الٹرا ساؤنڈ) کے ذریعے سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ پیٹ میں بچہ ہے یا بچی آپ نے اس سوال کے جواب میں ضخیم رسالہ تحریر فرمایا لیکن اسمیں عقلی دلائل زیادہ ہیں فقیر کا موضوع بھی وہی ہے لیکن میرے مخاطب اسلام کے مدعی اور رسول اکرم (ﷺ) اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کے علم کے منکر ہیں اس لئے فقیر کے دلائل نقلی ہیں۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علی
حبیبہ الکرم الا مین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

۱٤ جمادی الاول ١٤٢٤ھ سہ شنبہ بعد صلوۃ الظہر

فقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفر لہ

اس مسئلہ کو سمجھنے سے پہلے چند اُمور سامنے رکھیئے مسئلہ خود بخود سمجھ آجائیگا۔(۱) حضور سرورِ عالم (ﷺ) فرشتوں کے بھی نبی ہیں اس بارے میں ایک فرشتے کا علم ملاحظہ ہو:

حدیث شریف : حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ جب نطفہ ماں کے پیٹ میں واقع ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ اس سے کچھ پیدا فرمائے تو وہ نطفہ ماں کے رونگٹے رونگٹے یہاں تک کہ ماں کے ناخنوں اور بال بال میں پھیل جاتا ہے اسی طرح وہ چالیس روز تک اسی حالت میں رہتا ہے اس کے بعد اسی کو خون کی صورت میں جمع کر کے بچہ دانی میں پہنچایا جاتا ہے پہلی حدیث جمع کرنے کا یہی معنی ہے اس کے بعد چالیس روز تک خون رہتا ہے چالیس دن کے بعد علقہ بنتا ہے اسی طرح چالیسویں دن کے بعد مضغہ پھر چالیس دن اس میں روح پھونکنے کے لئے فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے۔ (بخاری شریف کتاب الانبیاء باب خلق آدم و ذریۃ ج ص ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ،ومشکوۃ کتاب الایمان باب لایمان با لقدر الفصل الاوّل ص مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

فائدہ : اس سے ثابت ہوا کہ انسانی نقشہ دوسرے چالیسویں کے بعد بنتا ہے اس لئے کہ نقشہ کشی اسی

حالت میں ممکن ہے اس سے قبل اگرچہ اللہ تعالیٰ کی قدرت بعید نہیں لیکن عادۃً ممکن نہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتے کو انسان کے لئے چار کلمات لکھنے کا حکم فرماتا ہے فائدہ: حدیث میں لفظ کلمات واقع ہے جو کلمۃ کی جمع ہے اس سے قضاء وقدر کا ہر ایک علیحدہ علیحدہ باب مراد ہے مثلاً وہ فرشتہ انسان کا رزق اور اجل یعنی اس کے عالم دنیا میں رہنے کے کل لمحات اور اسے کے اعمال اور پھر یہ کہ وہ بد بخت ہے یعنی ایسا کہ اس کے لئے دوزخ واجب اور نیک بخت یعنی اس کے لئے بہشت واجب ہوگی یہ تمام باتیں اس کی ماں کے پیٹ کے اندر موجودگی میں لکھی جاتی ہیں۔
یہ حدیث شریف اہلسنت وجماعت کے دلائل میں سے ایک ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے طفیل دیگر محبوبوں کو مافی الارحام کا علم عطا فرماتا ہے۔

افسوس ان نادانوں پر کہ وہ ایک فرشتے کے لئے تو مانتے ہیں لیکن فرشتوں کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں۔

(۲) ہمارے دلائل علم غیب کلی کے عموم میں یہ علم بھی ثابت ہے۔ علم کلی کے متعلق علماء کرام نے فرمایا: أنه عليه السلام لم ينتقل من الدنيا حتى اعلمه الله بجمع المغيبات التى تحصل فى الدنيا و الاخرة۔

(تفسیر صاوی علی الجلالین ج۲ ص۷۲ مطبوعه مكتبه رحمانيه لاهور تحت آيت يسئلونك عن الساعة ايّان مرسها سورة الاعراف آيت۱۸۷)

﴿ترجمہ﴾ حضور علیہ السلام دنیا سے نہ گئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا اور آخرت کے سارے علم دے دیئے۔

(۳) اور علوم خمسہ کے متعلق بھی علماء کرام نے تصریح فرمائی کہ ولك ان تقول ان علم هذه بخمسة و ان كان لايملكه الا الله لكن يجوز ان يعلمها من يشاء من محبه و اوليائه بقرينته قوله تعالىٰ ان الله عليم خبير على ان يكون الخبير بمعنى المخبر۔

(التفسيرات الاحمديه ص۳۶۰ پارہ۲۱ سورة لقمان تحت آية۳۴ مطبوعه مكتبه حقانيه پشاور)

﴿ترجمہ﴾ اور تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ ان پانچوں علوم کو اگرچہ خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا لیکن جائز ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے محبوبوں اور ولیوں میں سے جس کو چاہے سکھائے اس قول کے قرینے سے کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا

بتانے والا خبیر بمعنی مخبر۔

(۴) اور اولیاء کرام کیلئے:۔وکیف یخفی امر الخمس علیه (ﷺ) والواحد من اهل التصرف من امته الشریفة لا یمکنه التصرف الا بمعرفة هذه الخمس ۔ (الابریز شریف ص۲۵۸ ج اول)

﴿ترجمه﴾ حضور (ﷺ) پر علوم خمسہ کیسے پوشیدہ رہ سکتے ہیں جبکہ آپ کی امت کے کسی اہل تصرف کو تصرف ممکن نہیں جب کے اس کو ان علوم خمسہ کی معرفت حاصل نہ ہو۔

(۵) دوسرے مقام پر فرماتے ہیں فهو (ﷺ) لا یخفی علیه شی ء من الخمس المذکور ۔فی الآیات الشریفه وکیف یخفی علیه ذلك و الا قطاب السبعة من امته الشریفه یعلمونها وهم دون الغوث فکیف با لغوث فکیف بسید الا ولین و الاخرین الذی هو سبب کل شئی و منه کل شئی ۔(الابریز شریف ص۲۵۷جلد۲ مکتبه ادارة الافتاء العام وزارة الاوقاف السودیه)

﴿ترجمه﴾ حضور علیہ السلام پر ان پانچوں مذکورہ میں سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں اور حضور (ﷺ) پر یہ امور مخفی کیوں کر ہو سکتے ہیں حالانکہ آپ کی امت کے سات قطب ان کو جانتے ہیں حالانکہ وہ غوث سے مرتبہ میں نیچے ہیں، پھر غوث کا کیا کہنا پھر حضور علیہ السلام کا کیا پوچھنا جو تمام اولین وآخرین کے سردار ہیں اور وہ ہر چیز کے سبب ہیں اور ہر چیز ان سے ہے۔

(۶) سید علی الخواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے: لا یکمل الرجل عندنا حتی یعلم حرکات مریده فی انتقاله فی الاصلاب وهو نطفته من یوم ألست بربکم الی استقراره الجنة او النار ۔ (الکبریت الاحمر بها مش الیواقیت والجواهر الباب الرابع واثمانین ومأتین ج۲ س۲۲۷ دارالاحیا والتراث بیروت)

﴿ترجمه﴾ ہمارے نزدیک تو آدمی تب تک کامل نہیں ہوتا جب تک اس کو اپنے مرید کی حرکتیں اس کے آباء کی پیٹھ میں معلوم نہ ہوں یعنی جب تک یہ معلوم نہ کرے کہ یوم الست سے کس کی پیٹھ میں ٹھہرا اور اس نے کس وقت حرکت کی یہاں تک کہ اس کے جنت اور دوزخ میں قرار پکڑنے کے حالات جانے۔

(۷) تاج العارفین شیخ ابوالوفاء فرماتے ہیں: **لا یکون الشیخ شیخا حتی یعرف من کاف الی قاف فقیل له ماکاف وما قاف فقال یطلعه الله عزوجل علی جمیع ما فی الکونین من ابتداء خلقه بکن الی مقام وقفو هم انهم مسؤلون ۔(بهجة الاسرار ص۲۹۷ پروگریس بکس اردو بازار لاهور)**

﴿ترجمه﴾ کوئی شخص اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک کاف سے قاف تک کی معرفت حاصل نہ کرلے۔ پوچھا گیا کاف اور قاف کیا ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ عزوجل اس شیخ کامل کو دونوں جہاں کی تمام مخلوقات کی اطلاع دیتا ہے یعنی کلمہ کُن پیدائش ابتدأ سے لے کر دوزخ کے اس مقام تک کی اطلاع جہاں دوزخیوں کو کھڑا کرکے ان سے سوال کیا جائے گا۔

فائدہ : یہ حضور (ﷺ) کے غلاموں کا علم ہے۔ جس آقا کے غلاموں کا اتنا علم ہو کہ وہ ابتدائے آفرینشِ خلق سے لے کر مخلوق کے جنت اور دوزخ مین جانے تک کے تمام حالات جانتے ہیں اس آقا ﷺ کا اپنا علم کتنا ہوگا؟

(۸) صاحب تفسیر عرائس البیان آیت "**ویعلم مافی الارحام**" کے ماتحت فرماتے ہیں :

وسمعت ایضا من بعض اولیا ء الله أولیا انه أخبر مافی الرحم من ذکر وانثی ورأیت بعینی ماأخبر۔ (التفسیر عرائس البیان)

﴿ترجمه﴾ میں نے بعض اولیاءاللہ سے یہ بھی سناہ کہ انہوں نے "مافی الرحم" کی خبر دی کہ پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ اور میں نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا کہ انہوں نے جیسی خبر دی ویسا ہی وقوع میں آیا۔ دلائل سے ثابت ہوگیا کہ ملائکہ، صحابہ اولیاء کرام کو مافی الارحام کا علم عطا ہوتا ہے تو۔ پھر حضور امام الاولین والآخرین (ﷺ) سے یہ علم کیونکر رہ سکتا ہے جبکہ وہ تمام مخلوقات سے افضل اور اعلم ہیں اور یہ صرف قیاس آرائی نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ حضور (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے علم مافی الارحام عطا فرمایا جس کے شواہدان گنت ہیں۔

باب نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علم مافی الارحام کی احادیث :

(۱) حضور سرور عالم (ﷺ) نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبر دی، جیسا کہ مشکوۃ شریف مین روایت ہے کہ اُم فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ

میں نے آج شب ایک نہایت ناپسندیدہ خواب دیکھا ہے حضور (ﷺ) نے فرمایا وہ کیا؟ عرض کی وہ بہت سخت ہے فرمایا: ہے کیا؟ عرض کیا: میں نے دیکھا کہ گویا ایک ٹکڑا حضور (ﷺ) کے جسم اقدس سے کاٹا گیا اور میری گود میں رکھا گیا۔ تو سرکار (ﷺ) نے فرمایا۔

رأيت خير اتلد فاطمته ان شاء الله غلاما يكون فى حجرك فولدت فاطمة الحسين فكان حجرى كماقال رسول الله (ﷺ) (مشكوة باب مناقب اهلِ بيت النبى الفصل الاول ص ج مطبوعه قديمى كتب خانه كراچى)

﴿ترجمہ﴾ تو نے اچھا خواب دیکھا ہے انشاءاللہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں لڑکا ہوگا اور وہ تیری گود میں ہوگا پس خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے حسین کو جنا تو وہ میری گود میں آئے جیسے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا تھا۔

(۲) حضور نبی پاک (ﷺ) نے امام مہدی رضی اللہ عنہ کے پیدا ہونے کی خبر سنائی جو بعد میں پیدا ہوں گے جو صحیح حدیثوں میں مذکور اور عوام الناس میں مشہور ہے۔ یہ خبر آپ نے لڑکا پیدا ہونے کی اس وقت دی جبکہ نطفہ باپ کی پیٹھ میں نہیں بلکہ اس سے بھی بہت پہلے۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے متعلق تفصیل و تحقیق فقیر کی کتاب ''امام مھدی'' (زیر طبع) اور آئینۂ شیعہ (مطبوعہ مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور) کی شرح میں ہے۔

(۳) عن انس قال مات ابن لابى من ام سليم فقالاهلها لا تحدثوا ابا طلحة بابنه حتى اكون انا أحدثه قال فجاء فقربت اليه عشاء فاكل و شرب قال ثم تصنعت له احسن ماكان تصّنع قبل ذلك فوقع بها فلما رأت انه قد شبع و اصاب منها قالت يا ابا طلحة أريأت لو ان قوماأعاروعاريتم بيت فطلبو اعاريتم الهم ان يمنعوهم؟قال لا قالت فا حتسب ابنك قال فغصب فقال تركتينى حتى تطلخت ثم اخبرتنى بابنى فانطلق حتّىٰ اتى رسول الله(ﷺ) فاخبره بماء كان فقال رسول الله (ﷺ) بارك له لكما غا بر ليلتكما قال فحملت ۔ (مسلم كتاب الفضائل باب فضائل ام سليم رضى الله عنها ام انس بن مالك ج ص مطبوعه قديمى كتب خانه و ايچ ايم سعيد كمپنى كراچى)

﴿ترجمہ﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوطلحہ کا بیٹا جو ام سلیم کے پیٹ سے تھا فوت

ہوگیا تو انھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا ابوطلحہ کو خبر نہ کرنا ان کے بیٹے کی۔ جب تک کہ میں خود نہ کہوں۔ آخر ابوطلحہ شام کو گھر آئے ام سلیم شام کا کھانا لائیں۔ انہوں نے کھایا اور پیا پھر ام سلیم نے اچھی طرح بناؤ سنگھار کیا ان کے لئے یہاں تک کہ انہوں نے جماع کیا ان سے۔ جب ام سلیم نے دیکھا کہ وہ سیر ہوگئے اور ان کے ساتھ صحبت بھی کر چکے تو اس وقت انہوں نے کہا اے ابوطلحہ! اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر مانگنے پر دے دیں پھر اپنی چیز مانگیں تو کیا گھر والے اس کو روک سکتے ہیں؟ ابوطلحہ نے کہا نہیں روک سکتے ام سلیم نے کہا تو میں تم کو خبر دیتی ہوں تمہارے بیٹے کے فوت ہوجانے کی یہ سن کر ابوطلحہ غصہ ہوئے اور کہنے لگے تو نے مجھ کو خبر نہ کی یہاں تک کہ میں آلودہ ہوا اب مجھ کو خبر کی۔ پس وہ چلے رسول اللہ (ﷺ) کی بارگاہِ قدس میں حاضر ہوئے اور جو کچھ معاملہ ہوا تھا وہ عرض کر دیا تو رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے تمہاری گزری ہوئی رات میں ام سلیم حاملہ ہوگئیں۔

فائدہ : حدیث شریف سے واضح ہوا کہ رسول اللہ (ﷺ) نے اپنے صحابی کو ایک خفیہ بات کی خبر دے کر اس کی بیوی کے حاملہ ہونے کی اطلاع دی۔ چنانچہ اسی روایت میں ہے کہ فولدت غلاماً تو بی بی کو بچہ پیدا ہوا اور کمال نہ صرف حضور سرور عالم (ﷺ) تک محدود تھا بلکہ آپ کے فیضان کرم سے آپ کے فیض یافتگان اور آپ کی اُمت کے اولیاء کرام کو بھی حاصل تھا چنانچہ ملاحظہ ہو:

(۴) عن عروۃ قال لقی رسول اللہ (ﷺ) رجلاً من اھل البادیہ وھو یتوجہ الی بدر لقیہ بالروحاء فسائلہ القوم عن خبر الناس فلم یجدو عندہ خبراً فقالو لہ سلم علی رسول اللہ (ﷺ) فقال اوفیکم رسول اللہ (ﷺ)؟ قالو نعم قالا الا عربی فان کنت رسول اللہ فاخبرنی مافی بطن نافتی ھذہ فقال لہ سلمۃ بن سلامۃ بن وقش وکان غلاماً حدثا لاتسال رسول اللہ (ﷺ)؟ أنا أخبرك نزوت علیھما ففی بطنھا صخلۃ منك۔ (رواہ الحاکم فی المستدرك علی الصحیحین ،منقبۃ شریفۃ لمسلمۃ بن سلامۃ وقال ھذا صحیح مرسل ج [illegible] ص [illegible] رقم الحدیث [illegible] مطبوعہ دار المعرفتہ بیروت وحکاہ ھشام فی سیرتہ عنوان غزوۃ البدر الکبریٰ الرجل اعترض رسول اللہ وجواب سلمۃ لہ ص [illegible]، مطبوعہ دار لکتب العلمیۃ بیروت ونقلھا الدمیری فی حیوۃ الحیوان ج [illegible] ص [illegible] تحت لفظ ''السخلۃ'' مکتبہ حقانیہ

پشاور)

﴿ترجمه﴾ عروہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) بدر کی جنگ کو جا رہے تھے تو مقام روحا پر ایک بدو ملا اس سے صحابہ رضی اللہ عنھم نے کچھ حالات پُوچھے لیکن اس نے کچھ نہ بتایا پھر اسے کہا گیا کہ رسول اللہ (ﷺ) کو سلام عرض کیجئے۔ کہا: کیا تم میں رسول اللہ ہے؟ صحابہ کرام نے کہا: ہاں۔ اعرابی بدو نے کہا بتاؤ میری اونٹنی کے پیٹ میں کیا ہے؟ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ (ﷺ) سے نہ پوچھو میری طرف متوجہ ہو میں تجھے خبر دیتا ہوں۔ کہا اس کے پیٹ میں تیری نالائق حرکت کا نتیجہ ہے۔

فائده : اس سے ثابت ہوا کہ حضور (ﷺ) کے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے نوعمر صحابی نے پیٹ کا حال بتا دیا حضور (ﷺ) نے اعرابی کا یہ سوال سن کر خاموشی اس لئے فرمائی تا کہ اس کی نالائق حرکت کا پردہ فاش نہ ہو لیکن اس نوعمر صحابی نے اعرابی کو بتا دیا کہ اس اونٹنی کے پیٹ میں کس کا علقہ ہے۔

حضور سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کی رؤف رحیمی پر قربان جنہوں نے علم ہونے کے باوجود اس اعرابی کا پردہ فاش کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور اس صحابی کا یہ خبر دینا اس بات کی دلیل ہے کہ آقا دوعالم (ﷺ) کے علم کی شان تو بہت بلند ہے بلکہ ان کی بدولت غلاموں کو بھی ''مافی الارحام'' کا علم ہوتا ہے یہی وجہ تھی کہ اعرابی حیران ہو گیا۔

(۵) عن عائشه زوجه النبی (ﷺ) انها قالت ان ابا بكر الصديق كان نحلها جداد عشرين وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال والله يا بنية ما من الناس احد احب الّي غنى بعدى منك ولا عليّ فقرا بعدى منك وانی كنت نحلتك جداد عشرين وسقا فلو كنت جددته وحترزته كان لك ونما هو اليوم مال وارث وانما هی اسماء فمن الاخرٰی قال ذو بطن ابنة خارجة اراها جارية۔ (البیهقی ج ص، والطحطاوی کتاب الوصایا من الاموال ج ص مطبوعه مکتبه حقانیه ملتان تاریخ الخلفاء فصل فی مرضه ای ابی بکر و وفاته و صیته ص مطبوعه میر محمد کتب خانه، ص قدیمی کتب خانه کراچی ص۔ اصابه ص)

﴿ترجمه﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک درخت کھجور کا دے دیا تھا جس سے بیس وسق کھجوریں حاصل ہوتی تھیں جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو

انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے بیٹی! خدا کی قسم مجھے غنی ہونا بہت پسند ہے اور غریب ہونا ناگوار۔ اس درخت سے اب تک جو کچھ تم نے نفع اٹھایا ہے وہ تمہارا تھا لیکن میرے بعد یہ مال وارثوں کا ہے اور وارث تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں اس ترکہ کو موافقِ حکم شرع کے تقسیم کر لینا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایسا ہو سکتا ہے لیکن میری صرف ایک بہن اسماء ہی ہیں آپ نے دوسری کونسی بتا دی؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ایک تو اسماء ہیں دوسری بہن تمہاری ماں کے پیٹ میں ہے میں جانتا ہوں کہ وہ لڑکی ہے۔ پس ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ ایسے بے شمار واقعات اولیائے کرام کے ہیں صرف ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔

(۶) استاذ الکل حضرت شاہ عبدالعزیز محدث رحمۃ اللہ علیہ بستان المحدثین میں فرماتے ہیں نقل می کنند که والد شیخ ابن حجر دافر زندنمی زیست کشیده خاطر بحضور شیخ فرموداز پشت تو فر زندنمی خواهد بر آمد که بعلم دنیا دا پر کند۔ (بستان المحدثین علامہ ابن حجر کے عجائبات قرائت حدیث میں اصل فارسی صلا مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ،اردو صعط مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی)

﴿ترجمہ﴾ یعنی شیخ ابن حجر عسقلانی کے والد ماجد کی اولاد زندہ نہیں رہا کرتی تھی ایک روز رنجیدہ ہو کر اپنے شیخ کے شیخ کے حضور میں پہنچے۔ شیخ نے فرمایا کہ تیری پشت سے ایسا فرزندِ ارجمند پیدا ہوگا کہ جس کے علم سے دنیا بھر جائے گی۔ چنانچہ ابن حجر پیدا ہوئے۔

سوال: اللہ تعالیٰ یہ علم اپنے لئے بتاتا ہے تم انبیاء اور اولیاء کے لئے ثابت کرتے ہو چنانچہ فرمایا۔ ویعلم مافی الارحام۔ (پارہ ۲۱ سورۃ لقمان آیت ۳۴)

﴿ترجمہ کنز الایمان شریف﴾ اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹ میں کیا ہے۔

جواب: ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے ان اللہ یصورکم فی الارحام کیف یشاء۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں بناتا ہے۔ یہی دلیل حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نصاریٰ کو سنائی جبکہ وہ عقیدہ رکھتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں لیکن عیسائی لاجواب ہو گئے ان کے پاس کوئی مضبوط دلیل نہیں تھی جس سے ثابت کر سکتے کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں اسی لئے عیسائیوں

نے اپنی ہار مان لی تھی بفضلہٖ تعالیٰ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اپنی مخلوق میں سے بہت سے افراد کو "مــافــی الارحــام" کے علوم سے نوازا جسکا ہم تمام مدعیان توحید کو اعتراف ہے اور ایسا نہ مانیں تو پھر ہم مُوَحِدّ نہیں رہ سکتے کیونکہ احادیث مبارکہ میں اس کا ثبوت موجود ہے کہ حضور سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) باعلام اللہ تعالیٰ "مافی الارحام" علم رکھتے ہیں اور آپ کے فضل سے آپ کی امت کے اولیاء کرام کو بھی بعطاء الٰہی اس کا علم حاصل ہے۔

احادیث مبارکہ

(۱) عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لی النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سیولد لک بعدی غلام قد نحلتہ اسمی و کنیتی ۔(رواہ البیہقی ملاجماع ابواب اختیار النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) بالکوائن بعدہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

﴿تــرجــمہ﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا عنقریب تمہیں بچہ عطا ہوگا میں نے اسے اپنا نام اور کنیت عطا کی۔

فــائدہ : اس سے مراد حضرت محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ ان کی ولادت حضور سرورعالم ﷺ کے وصال کے بعد ہوئی اور آپ کا اسمِ گرامی محمد تھا تو کنیت ابوالقاسم تھی اس میں علم "فی الارحام" کے علاوہ علم مافی الغد بھی ہے۔

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال حدثنی ام الفضل قالت مررت با لنبی (صلی اللہ علیہ وسلم) فقال انک حامل بغلام فاذا ولدت فأتینی بہ قالت فلما ولدتہ أتیتہ بہ فازن فی اذنہ الیمنی و أقام فی أذنہ الیسریٰ و ألباہ من ریقہ وسماہ عبد اللہ و قال اذھبی بابی الخلفاء (قالت)فأخبرت العباس فأتاہ فذکرلہ فقال ھو ما اخبرتک ھذا أبو الخلفا ء حتی یکون منھم سفاح حتی یکون منہ المھدی ۔(حجۃ اللہ علی العالمین الباب السابع فی معجزاتہ المتعلقتہ باخبارہ بالمغیبات(صلی اللہ علیہ وسلم) الفصل الاول بحال بنی العباس صطمطبوعہ مرکز اھل سنت برکات رضا فوربندر گجرات الھند)

﴿تــرجــمہ﴾ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے میری والدہ ام الفضل نے بیان کیا کہ رسول اللہ

(ﷺ) کے ہاں گذریں آپ اس وقت حجرہ میں تھے فرمایا کہ تیرے پیٹ میں بچہ ہے جب پیدا ہوا تو اسے میرے پاس لے آنا فرماتی ہیں جب میں نے اسے جنا تو میں اسے حضور علیہ السلام کی خدمت میں لے آئی آپ نے اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں میں اقامت کہی اور اس کے منہ میں لعابِ دہن ڈال کر اس کا نام عبداللہ رکھا اور فرمایا کہ خلفاء کے باپ کو لے جا میں نے یہ خبر عباس کو سنائی تو وہ حضور (ﷺ) کی خدمت میں آئے اور عرض کی آپ (ﷺ) نے یہ کیا فرمایا آپ (ﷺ) نے فرمایا اس سے سفاح پیدا ہوگا اور اسی سے مہدی پیدا ہوگا۔

عرائس البیان میں "یعلم مافی الارحام" کے تحت لکھتے ہیں کہ "سمعت ایضا من بعض الاولیا انه اخبر مافی الرحم من ذکر وانثی رأیت بعینی ماخبر"

﴿ترجمہ﴾ میں نے بعض اولیاء سے سنا کہ انہوں نے ماں کے پیٹ کی خبر دی کہ لڑکا ہے یا لڑکی ہے اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جیسے انہوں نے کہا ویسے ہی ہوا۔

عجوبہ: مخالفین کی بدقسمتی سمجھئے یا ازلی پھٹکار کہ وہ ہر کمال جو نبی پاک (ﷺ) اور ان کے سچے جانشین اولیاء کرام کے لئے مانا جائے تو شرک اور حرام کہیں گے لیکن ان کے علاوہ دیگر مخلوق کے لئے عین اسلام بتائیں گے اس بات سے اندازہ لگایئے کہ انہیں نبوت وولائیت سے کتنا بغض وعداوت ہے۔

دیوبند کے حکیم مولوی اشرفعلی تھانوی کے والد صاحب کی اولاد، نرینہ زندہ نہیں رہتی تھی اس کی خوشدامن صاحبہ (ساس) نے حسرت بھرے لہجہ میں اسکا ذکر ایک مشہور صاحب خدمت مجذوب بزرگ حافظ غلام مرتضٰی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کیا جس پر حافظ صاحب نے فرمایا انشاء اللہ عزوجل اس کے دو لڑکے ہوں گے اور اولاد زندہ رہیں گے ایک کا نام اشرف علی رکھنا اور دوسرے کا نام، اکبر علی، چنانچہ حافظ صاحب کی پیشن گوئی کے مطابق تھانہ بھون (ضلع مظفر نگر ہندوستان) میں مولانا اشرف علی تھانوی کی پیدائش ہوئی۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد دوم ص۴ع پنجاب یونیورسٹی لاہور)

یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ تھانوی صاحب کی سوانح "اشرف السوانح" اور اس کی اپنی تصنیف "بوادر النوادر" اور "بہشتی زیور" کے اول میں اور "اضافت الیومیہ" میں موجود ہے اور ہم نے مختصر لکھا ہے تفصیل پڑھیں گے تو عجائبات نظر آئیں گے یہاں ہم نے یہ بتانا ہے کہ اللہ والے بقول تھانوی نہ صرف مافی الارحام ومافی الغد جانتے

ہیں بلکہ بچے عطا فرماتے ہیں بلکہ نامردوں کو مرد بناتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: انی لاعرف اسمائھم واسماء آبائھم ولو ان خیولھم خبر فوارس او من خیر فوارس علی ظھر الارض ۔(مسلم کتاب الفتن باب فصل فی اشراط الساعۃ ج ص مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی مشکوہ کتاب الفتن باب الملاحم الفصل الاول ص مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

﴿ترجمہ﴾ میں ان (دل وجان سے جہاد کی تیاری کرنے والوں) کے نام ان کے باپ دادوں کے نام ان کے گھوڑوں کے رنگ پہچانتا ہوں وہ روئے زمین پر بہتر سوار ہیں تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب ''قیامت کی نشانیاں''

فائدہ : غور فرمایئے وہ بندگانِ خدا جو ابھی عالمِ ارواح میں ہیں اور پھر سینکڑوں سال بعد امام مہدی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں دجّال کا مقابلہ کریں گے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ صرف انہیں بلکہ ان کے آباؤ واجداد کو نام بنام جانتے ہیں بلکہ اس جہاد میں جتنے گھوڑے ہونگے ان کی تعداد اور ان کے رنگ بھی جانتے ہیں یہ تو علم ''مافی الارحام'' سے آگے بڑھ گیا۔لیکن بدقسمت لوگ تا حال اپنی ضد میں ہیں کہ پانچ علموں کو کوئی نہیں جانتا،اس حدیث شریف میں ''مافی الارحام'' کے علاوہ ''مافی الغد'' کا علم بھی ہے گویا کہ آپ ابھی حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور دجّال کا مقابلہ اور جنگ اور دونوں کی فوج اور ان کے سپاہیوں کا نقشہ سامنے رکھ کر سب کچھ ارشاد فرمارہے ہیں۔

(۴) اسی مشکوۃ باب القدر میں ہے کہ ایک دن نبی پاک شاہ لولاک (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے دونوں مبارک ہاتھوں میں دو کتابیں لیے ہوئے جمع ہوئے مجمع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تشریف لائے اور داہنے ہاتھ والی کتاب کے متعلق فرمایا کہ اس میں تمام جنتیوں کے نام مع ان کے آباؤ اجداد اور قبیلوں کے نام ہیں اور دوسری کتاب میں تمام دوزخیوں کے نام مع ان کے آباؤ اجداد اور قبیلوں کے نام ہیں۔(ملخصاً) (مشکوۃ کتاب الایمان باب الایمان بالقدر الفصل الثانی ص مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

فائدہ : اس حدیث شریف سے واضح ہوا کہ گذشتہ لوگوں کے علاوہ ایک ایک آنے والے کو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جانتے ہیں اور انکے انجام کو بھی۔جس ہستی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علم کی یہ وسعت ہے ان کے لئے ''مافی لارحام'' علم کی وسعت کا کیا کہنا۔

تفسیر خازن تحت آیت: ”ماکان اللہ لیذر المؤمنین علیٰ ما انتم علیہ“ میں ہے:

قال رسول اللہ علیہ السلام عرضت علی امتی فی صورھا فی الطین کما عرضت علی آدم وأعلمت من یومن بی ومن یکفر بی فبلغ ذلك المنافقین قالو استھزا ء زعم محمّد انہ یعلم من یومن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلك رسول اللہ علیہ السلام فقام علی المنبر فحمد اللہ وأثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام وطعنو فی علمی لا تسلئو نی عن شئی فیما بینکم و بین الساعۃ الا نبأتکم بہ۔(تفسیر خازن ج ص پارہ سورۃ اٰل عمران آیت مطبوعہ صدیقہ کتب خانہ اکوڑہ خٹک)

﴿ترجمہ﴾ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ پر میری امت پیش فرمائی گئی اپنی صورتوں میں مٹی میں۔ جس طرح حضرت آدم (علیہ السلام) پر پیش ہوئی تھی میں نے جان لیا کون مجھ پر ایمان لائے گا کون کفر کرے گا۔ یہ خبر منافقین کو پہنچی تو ہو ہنس کر کہنے لگا کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان کو لوگوں کی پیدائش سے پہلے ہی کافر و مومن کی خبر ہوگی ہم تو ان کے ساتھ ہیں اور ہم کو نہیں پہنچانتے یہ خبر حضور علیہ السلام کو پہنچی تو آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ قوموں کا حال ہے کہ میرے علم پر طعن کرتی ہیں اب سے قیامت تک کسی چیز کے بارے میں پوچھو گے میں تم کو خبر دوں گا۔

فائدہ : اس سے واضح ہوا کہ حضور نبی پاک (ﷺ) کے علم پر طعن کرنا منافقوں کا طریقہ ہے اور آج جس پارٹی کو منافقین کی وراثت نصیب ہے ان کو ان کی وراثت مبارک۔

غور فرمایئے! جس ذاتِ اقدس (ﷺ) کو کائنات کے ذرہ ذرہ کا علم ہے اس کے لئے ”مافی الارحام“ کا علم کیا شے ہے؟

علم مافی الارحام للاولیا

یہ کمال تو حضور نبی پاک (ﷺ) کے غلاموں کو باذن تعالیٰ حاصل ہے۔

چند حوالہ جات حاضر ہے ہیں:۔

فرشتہ: یہ تقدیر کے فرشتے ہیں جس کی تفصیل حدیث کی ابتدا میں گذری ہے۔

حدیث : مشکوۃ شریف مین بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ موجود ہے وہ یہ کہ ’’ثم یعث الله ملکا باربع کلمات فیکتب عمله واجله ورزقه وشقی او سعید‘‘(مشکوۃ شریف کتاب الایمان باب الایما ن باب الایمان بالقدر ص۲۰ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ فرشتے کو معلوم ہوتا ہے کہ بندہ کب تک زندہ رہے گا اور کیا عمل کرے گا کل تو درکنار تمام عمر کے احوال سے خبردار ہوتا ہے اور وہ بھی اس وقت جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ: یہ عام فرشتہ ہے جس سے اولیاء امت افضل ہیں ہاں اولیاء امت سے ملائکہ مقربین (جیسے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل علیہم السلام افضل ہیں۔

☆تفصیل شرح عقائد و نبراس میں ملاحظہ ہو۔

صدیق اکبر رضی الہ عنہ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت انہیں بتادیا کہ بنت خارجہ حاملہ ہیں اور ان کے پیٹ میں لڑکی دیکھتا ہوں چنانچہ ’’تاریخ الخلفاء‘‘ میں علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں: وأخرج مالك عن عائشه أن ابابکر نحلها جداد عشرین وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال یا بنیه والله ما من الناس احد احب الی غنی منك ولا اعزّ علّی فقراً بعدی منك وانی کنت نحلتك جداد عشرین وسقا فلو کنت جددته واحترزته کان لك ونما هو الیوم مال وارث وانما هو أخوك وّختاك فاقسموه علی کتاب الله فقالت یا ابت والله لو کان کذا ترکته انما هی اسما فمن الاخریٰ قالا ذو بطن ابنه خارجه أراها جاریة وأخرجه ابن سعد وقال فی اخره ذات بطن ابنة خارجه قد ألقه فی روعی أنها جاریة فاستوصی بها خیرا فولدت ام کلثوم۔ (تاریخ الخلفاء فصل فی مرضه ای ابی بکر ووفاته ووصیة ص۵۷ مطبوعه میر محمد کتب خانه ،ص۸۹ج۲، قدیمی کتب خانه کراچی ،کرامات صحابه)

﴿ترجمہ﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر نے ان کو ایک درخت کھجور کا دے دیا تھا جس سے بیس وسق کھجوریں حاصل ہوتی تھیں جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے بیٹی خدا کی قسم مجھے تیرا غنی ہونا بہت پسند ہے اور غریب ہونا بہت ناگوار۔ اس درخت سے اب تک جو کچھ تم نے نفع اٹھایا ہے وہ تمہارا تھا لیکن میرے بعد یہ مال وارثوں کا ہے تمہارے صرف دونوں بھائی اور دونوں بہنیں ہیں اس ترکہ کو موافقِ حکمِ شرع تقسیم کر لینا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایسا ہوسکتا ہے لیکن میری تو صرف ایک بہن اسماء ہی ہیں ۔آپ نے دوسری کون سی بتادی۔ حضرت صدیق اکبر نے فرمایا کہ ایک تو اسماء ہیں دوسری بہن تمہاری ماں کے پیٹ میں ہے میں جانتا ہوں کہ وہ لڑکی ہے، پس ام کلثوم پیدا ہوئیں۔

نــــوٹ: اس قسم کے بے شمار واقعات احادیث مبارکہ اور کتبِ اسلام میں اَن گِنت ہیں فقیر نے چند نمونے صرف اِثبات مسئلہ کے لئے عرض کئے ہیں اس سے بہت زیادہ واقعات فقیر نے اپنی تصنیف ''نــــــور الھدی فی علم ما ذا تکسب غدا '' عرف ''کل کیا ھو گا''میں جمع کیے ہیں۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکریم الامین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

۱۴ جمادی الاول ۱۴۲۴ء بروز سہ شنبہ بعد صلوۃ الظھر

الفقیر قادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفر لہ